سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والی لونڈی کو قتل کرنے والے اندھے شخص کی حدیث کے متعلق اشکال

جواب

الحمد للہ

سوال میں مقصود قصہ وہ ہے جسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

" ایک اندھے کی لونڈی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم اور توہین کرتی تھی، اس نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن وہ نہ رکی، اور وہ اسے ڈانٹتا لیکن وہ باز نہ آئی

راوی کہتے ہیں : ایک رات جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے لگی اور سب وشتم کیا تو اس اندھے نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا، اس کی ٹانگوں کے پاس بچہ گر گیا، اور وہاں پر بستر خون سے لت پت ہو گیا، جب صبح ہوئی تو اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا اور لوگ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے بھی یہ کام کیا ہے اس پر میرا حق ہے وہ کھڑا ہو جائے، تو وہ نابینا شخص کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھلانگتا اور حرکت کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا مالک ہوں! وہ آپ پر سب وشتم اور آپ کی توہین کیا کرتی تھی، اور میں اسے روکتا لیکن وہ باز نہ آتی، میں اسے ڈانٹتا لیکن وہ قبول نہ کرتی، میرے اس سے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں اور وہ میرے ساتھ بڑی نرم تھی، رات بھی جب اس نے آپ کی توہین کرنا اور سب وشتم کرنا شروع کیا تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ میں رکھا اور اوپر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

خبردار گواہ رہو اس کا خون رائیگاں ہے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4361).

اور اس عورت کا قتل اس لیے نہیں کہ وہ ذمی تھی بلکہ اس لیے قتل کی گئی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی اور سب وشتم کرتی تھی، تو اس بنا پر وہ قتل کی مستحق ٹھری، اور اگرچہ وہ مسلمان بھی ہوتی تو اس سب وشتم کی بنا پر کافر ہو کر بھی قتل کی مستحق تھی

صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے اور سب وشتم کرنے والے کو قتل کرنے کی دلیل اور اس کے خون کی کوئی قدر و قیمت نہیں کی دلیل یہ ہے اگرچہ وہ مسلمان بھی ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرنا اور آپ کی توہین کرنا یہ ارتداد ہے یعنی اس سے مرتد ہو جاتا ہے اس بنا پر وہ قتل ہو گا، ابن بطال کہتے ہیں کہ بغیر توبہ کرائے ہی اسے قتل کیا

جائیگا

دیکھیں : سبل السلام (501/3).

اس قصہ میں مسلمانوں کے اہل کتاب کے ساتھ عدل کی بھی دلیل پائی جاتی ہے جوان کے ساتھ کیا جاتا تھا، اورجسے شریعت جہانوں کےلیے رحمت بنا کرلائی، معاہدہ کرنے والے یہودیوں کے حقوق محفوظ ہیں اوران کا خیال رکھا جاتا ہے، اورکسی کےلیے بھی جائزنہیں کہ انہیں تکلیف اوراذیت دیں، اسی لیے جب لوگوں نے یہودی عورت کو مقتول پایا تواس کا معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک لے کرگئے، جنھوں نے انہیں معاہدہ اوراماں دے رکھی تھی، اوران سے جزیہ نہیں لیتےتھے

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے اور مسلمانوں کواللہ کی قسم دی کہ وہ ایسا عمل کرنے والوں کو سامنے لائیں، تاکہ وہ اس کی سزا دیکھیں، اوراس کے معاملے کا فیصلہ کریں، لیکن جب انہیں معلوم ہواکہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اورسب وشتم کرکے معاہدہ باربار توڑا تووہ سب حقوق سے محروم ہوگئی، اوراس حد قتل کی مستحق ٹھری جو شریعت ہراس شخص پرلاگوکرتی ہے جونبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے، چاہے وہ ذمی ہویا مسلمان، یا معاہدہ والا، کیونکہ انبیاء کرام کی توہین کرنا اوران پر سب وشتم کرنا اللہ کے ساتھ کفر ہے، اورہر حرمت اورحق اورمعاہدہ کو توڑدیتا اورختم کردیتا ہے، اوریہ عظیم خیانت ہے جو شدید ترین سزا کی مستوجب ہے

اس قصہ کی صحیح توجیہ اورفہم سلیم یہی ہے، نہ کہ وہ جوحقد وبغض سے بھرے ہوئے اورشریعت کے حکم میں طعن وتشنیع کرنے اورنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں بنانے والے نشر کرتے پھرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کواس طریقہ سے قتل نہیں کیا، لیکن جب وہ معاہدہ توڑنے اورنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی پاداش میں بطورحد قتل کی مستحق ٹھری تواسے قتل کرنے والے سے قصاص نہیں لیاگیا، وہ اسے بہت زیادہ اورباربار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پرسب وشتم سنا چکی تھی حتی کہ وہ اس کے روکنے اورمنع کرنے کے باوجود نہیں رکی حتی کہ اس کے صبر کاپیمانہ لبریز ہوگیا اوروہ صبر نہ کرسکا اوراس نے اپنی دین اورنبی کے سلسلہ میں اذیت دینے والی آواز کو خاموش کرکے رکھ دیا

اورناحق ذمی کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اوراس میں شدید وعید آئی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کسی نے بھی کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3166) امام بخاری نے اس حدیث پر صحیح بخاری میں " بغیر کسی جرم کے معاہد کو قتل کرنا " کا باب باندھا ہے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

امام بخاری نے باب کے عنوان میں اسی طرح قید لگائی ہے حدیث میں قید نہیں، لیکن یہ شرعی قواعد اوراصول سے حاصل کردہ ہے، اورابومعاویہ کی آنے والی حدیث میں بیان ہے جس میں " بغیر حق " کے لفظ ذکر ہوئے ہیں، اورنسائی اورابوداود کی حدیث جو ابوبکرہ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں :

"جس کسی نے بھی کسی معاہد کو بغیر حلال کے قتل کیا اللہ تعالی اس پر جنت کو حرام کردیتا ہے " اھ

واللہ اعلم.